© rasailojaraid.com

ادبیات

چلا

از

(جناب اکمل مظفر نگری)

لے کے جب جوشِ جنوں اپنے بیاباں سے چلا
بچ کے میں شورشِ ہر جادۂ طوفاں سے چلا
لب پہ ہر ذرۂ صحرا کے ہے شورِ لبیک
کون یہ اُٹھ کے بہاروں میں گلستاں سے چلا
حرمِ حسن کے جلوؤں پہ ہے مستی کا درود
نغمۂ عشق کہیں سازِ رگِ جاں سے چلا
میرے جلوؤں نے عیاں ہو کے مجھے گھیر لیا
میں جو کچھ آگے حدِ منزلِ امکاں سے چلا
ضبطِ غم! خالقِ طوفاں نہ کہیں ہو جائے
روک اس قطرہ کو جو دیدۂ گریاں سے چلا
دور تاریکیٔ ہر بزمِ جہاں ہو جاتی
لے کے مشعل نہ کوئی میرے شبستاں سے چلا
روکتا کون مجھے فصلِ بہار آنے پر
اپنی نظروں سے بھی بچ بچ کے میں زنداں سے چلا
پھاڑ لیتے ہیں جو دامن کو بہاروں میں گل
یہ بھی دستور مرے چاکِ گریباں سے چلا
اڑ کے کہتی ہے یہ خاک سر وادیٔ جنوں
سلسلہ دہر کا ذراتِ پریشاں سے چلا
کیا ہے انجامِ خزاں اس کو نہیں تھا معلوم
ہو کے بے دل جو شکستِ گلِ خنداں سے چلا
بن گیا فیضِ خودی سے وہ حریفِ خورشید
اڑ کے ذرہ جو کوئی صحنِ بیاباں سے چلا
ہے خوشی غم کا نتیجہ مجھے معلوم ہوا
جب نشیمن کا پتہ تنگیٔ زنداں سے چلا
لے لیا بڑھ کے اکمل شانِ کریمی نے مجھے
ہو کے مایوس جو میں حشر کے میداں سے چلا

© rasailojaraid.com